جمعرات 17 اپریل 2003ء 14 صفر 1424 ہجری- 17 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 84

صحت وسلامتی کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ میرے جسم کو عافیت سے رکھ اور میری سماعت اور بصارت کی بھی خود حفاظت فرما۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم اور عزت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

مسماۃ امۃ اللہ بی بی سکنہ علاقہ خوست مملکت کابل نے مجھ سے بیان کیا کہ جب وہ شروع شروع میں اپنے والد اور چچا سید صاحب نور اور سید احمد نور کے ساتھ قادیان آئی تو اس وقت اس کی عمر بہت چھوٹی تھی اور اس کے والدین اور چچا چچی حضرت سید عبداللطیف صاحبؓ کی (قربانی) کے بعد قادیان چلے آئے تھے۔ مسماۃ امۃ اللہ کو بچپن میں آشوب چشم کی سخت شکایت ہو جاتی تھی اور آنکھوں کی تکلیف اس قدر بڑھ جاتی تھی کہ انتہائی درد اور سرخی کی شدت کی وجہ سے وہ آنکھ کھولنے تک کی طاقت نہیں رکھتی تھی۔ اس کے والدین نے اس کا بہت علاج کرایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا اور تکلیف بڑھتی گئی۔ ایک دن جب اس کی والدہ اسے پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دوائی ڈالنے لگی تو وہ ڈر کر یہ کہتے ہوئے بھاگ گئی کہ میں تو حضرت صاحب سے دم کراؤں گی چنانچہ وہ بیان کرتی ہے کہ میں گرتی پڑتی حضرت مسیح موعود کے گھر پہنچ گئی اور حضور کے سامنے جا کر روتے ہوئے عرض کیا کہ میری آنکھوں میں سخت تکلیف ہے اور درد اور سرخی کی شدت کی وجہ سے میں بہت بے چین رہتی ہوں اور اپنی آنکھیں تک کھول نہیں سکتی۔ آپ میری آنکھوں پر دم کر دیں۔ حضرت مسیح موعود نے دیکھا تو میری آنکھیں واقعی خطرناک طور پر ابلی ہوئی تھیں اور میں درد سے بے چین ہو کر کراہ رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی انگلی پر اپنا تھوڑا سا لعاب دہن لگایا اور ایک لمحہ کے لئے رک کر (جس میں شاید حضور دل میں دعا فرما رہے ہوں گے) بڑی شفقت اور محبت کے ساتھ اپنی یہ انگلی میری آنکھوں پر آہستہ آہستہ پھیر دی اور پھر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:-

''بچی جاؤ اب خدا کے فضل سے تمہیں یہ تکلیف پھر کبھی نہیں ہوگی''۔

(روایت مسماۃ امۃ اللّٰہ بی بی مہاجرہ علاقہ خوست)

مسماۃ امۃ اللہ بیان کرتی ہے کہ میں ستر سال کی بوڑھی ہو چکی ہوں کبھی ایک دفعہ بھی میری آنکھیں دکھنے نہیں آئیں اور حضرت مسیح موعود کے دم کی برکت سے میں اس تکلیف سے ہمیشہ بالکل محفوظ رہی ہوں حالانکہ اس سے پہلے میری آنکھیں اکثر دکھتی رہتی تھیں اور میں بہت تکلیف اٹھاتی تھی۔ وہ بیان کرتی ہے کہ جب حضرت مسیح موعود نے اپنا لعاب دہن لگا کر میری آنکھوں پر دم کرتے ہوئے اپنی انگلی پھیری تو اس وقت میری عمر صرف دس سال کی تھی۔ گویا ساٹھ سال کے طویل عرصہ میں حضرت مسیح موعود کے اس روحانی تعویذ نے وہ کام کیا جو اس وقت تک کوئی دوائی نہیں کر سکی تھی۔

(سیرۃ طیبہ ص 283)

کوئی احمدی بیکار نہ رہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''احباب کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں سادہ کھائیں۔ سادہ کپڑا پہنیں...... کوئی احمدی بے کار نہ رہے۔ اگر کسی کو جھاڑو دینے کا کام ملے تو وہ بھی کر لے۔ اس میں بھی فائدہ ہے۔ بہرحال کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہئے۔ ہر شخص کوشش کرے کہ وہ بیکار نہ رہے...... پھیری کے ذریعہ پہلے دن ہی روزی کمائی جا سکتی ہے۔ ہم تو کچھ مدد بھی دیتے ہیں لیکن ہمت والے نوجوان تو بغیر مدد کے بھی کام چلا سکتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 29 نومبر 1935ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

معلمین کلاس وقف جدید میں داخلہ

امسال معلمین وقف جدید کی کلاس ستمبر میں شروع ہوگی۔ ایسے احمدی نوجوان جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور خدمت دین کا جوش اور جذبہ رکھتے ہوں۔ اپنی زندگی بطور معلم وقف جدید وقف کریں۔ اور رزلٹ آنے تک اس سلسلہ میں اپنی تیاری جاری رکھیں۔ قرآن مجید ناظرہ تلفظ کے ساتھ۔ عام دینی معلومات اور کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اپنی درخواست صدر جماعت کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کے نام ارسال کریں۔ نتیجہ نکلنے پر حاصل کردہ نمبروں سے دفتر کو آگاہ فرما دیں۔ کوائف:۔ نام۔ ولدیت۔ مکمل پتہ۔ دینی تعلیم۔ صدر صاحب کی تصدیق۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

داخلہ ڈپلومہ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن پلس

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت جاری ''غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر'' میں کمپیوٹر کے منفرد ڈپلومہ DCA+ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ جس میں آپریٹنگ سسٹم' ڈسک آپریٹنگ سسٹم' مائیکروسافٹ ونڈوز' ایم

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1981ء (4)

7 تا 19 جولائی حضور کا سفر اسلام آباد۔

جولائی گوموا پوٹسن میں ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول میں مچھلیوں کے تالاب کی تعمیر۔

جولائی یوگنڈا سے ماہوار رسالہ ''وائس آف اسلام'' کا اجرا۔

13 اگست تا **6** ستمبر حضور کا سفر کراچی۔

15,14 اگست خدام الاحمدیہ انگلستان کا 8واں سالانہ اجتماع۔

16 اگست فجی کے مربی ملک عبدالحفیظ صاحب کار کے حادثہ میں شہید ہو گئے۔ انہیں ربوہ میں دفن کیا گیا۔

27 اگست لائبیریا مشن کو وزارت انصاف نے چرچ کی طرح نام رکھنے اور نکاح پڑھانے کا اختیار دے دیا۔

30 اگست جاپان میں یوم دعوت الی اللہ منایا گیا۔

اگست مدراس بھارت سے شائع ہونے والے ماہوار رسالہ راہ امن کے دس سال پورے ہونے پر حضور نے پیغام دیا۔

اگست خلافت لائبریری ربوہ میں ٹیکسٹ بک سکیم کا اجراء ہوا۔

4 تا 6 ستمبر امریکہ کا 33واں جلسہ سالانہ۔ 5 سو سے زیادہ حاضری۔

5 تا 6 ستمبر سپین کا چوتھا سالانہ جلسہ۔

6,5 ستمبر سرینگر بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

13,12 ستمبر برطانیہ کا 16واں جلسہ سالانہ۔ 2 ہزار افراد کی شرکت۔

18 ستمبر حضور نے امن عالم کے لئے دعاؤں اور صدقات کی تحریک فرمائی۔

20,19 ستمبر خدام الاحمدیہ جرمنی کا تیسرا سالانہ اجتماع۔

20 ستمبر لجنہ ہالینڈ کا سالانہ اجتماع۔

26 ستمبر دفتر خدام الاحمدیہ بھارت ''ایوان خدمت'' کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

ستمبر نائیجیریا کے شہر اوویری میں نئے احمدیہ ہسپتال کا اجراء۔

ستمبر غانا کے نئے مرکزی مشن ہاؤس کا افتتاح ہوا۔

9 اکتوبر ٹوکیو جاپان میں مشن ہاؤس کا افتتاح ہوا۔

14 اکتوبر مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب زیمبیا میں مشن قائم کرنے کے لئے لوساکا پہنچے۔

15 اکتوبر جاپان مشن کا ہیڈ کوارٹر ٹوکیو سے ناگویا منتقل ہو گیا۔

18,17 اکتوبر اتر پردیش بھارت کا 15واں جلسہ سالانہ۔

22,21 اکتوبر مجلس انصار اللہ بھارت کا دوسرا سالانہ اجتماع۔

23,22 اکتوبر خان پور بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

23 تا 25 اکتوبر مجلس خدام و اطفال مرکزیہ بھارت کا سالانہ اجتماع۔

شر کے مٹنے کے لئے دعائیں کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

دعاؤں کی طاقت آپ کے پاس ہے۔ اس عظمت کو پہچانیں اور یہ عظمت انکساری میں ہے۔ اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ دنیا کی طاقتوں اور مذہبی طاقتوں میں یہ بنیادی فرق ہے۔ دنیا کی طاقتیں تکبر پر منحصر ہوتی ہیں اور مذہبی طاقتیں عجز پر منحصر ہوتی ہیں پس دعا میں اتنی ہی زیادہ رفعت پیدا ہو گی جتنا آپ خدا کے حضور جھکیں گے۔ دعا میں اتنی ہی زیادہ طاقت پیدا ہو گی جتنا آپ بے طاقتی محسوس کریں گے۔ آپ کی بے بسی کے نتیجہ میں دعاؤں کو قوتیں عطا ہوں گی۔ (۔) عاجزی اور انکساری کے ساتھ بے بسی کے عالم میں خدا کے حضور بچھ جائیں کہ اے خدا! ان بڑی بڑی طاقتوں کے شر کے ارادوں کو باطل کر دے۔ جو ان کی خیر ہے وہ باقی رکھ۔ ہمیں کسی قوم سے من حیث القوم نفرت کی اجازت نہیں ہے۔ نہ نفرت ہمارے خمیر میں داخل فرمائی گئی ہے اس لئے ہم دنیا کی جاہل قوموں کی طرح مغربی طاقتوں کے خلاف نہ دعائیں کر سکتے ہیں۔ نہ نفرت کے جذبے رکھ سکتے ہیں۔ ہم شر سے متنفر ہیں اور اپنی دعاؤں کو خصوصیت کے ساتھ شر کے خلاف رکھیں۔ قومی اور عصبیتی رنگ میں بعض قوموں کی ہلاکت کی دعائیں نہ کریں۔ یہ دعا کریں کہ اے خدا! جو مشرق میں تیرے عاجز بندے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی کچھ شر وابستہ ہیں۔ ان کے شر کو بھی مٹا دے اور مغرب کی عظیم طاقتیں ہیں جو ساری دنیا پر غالب ہیں، ان کے شر کو بھی مٹا دے۔ ان کا شر اس لئے زیادہ خطرناک ہے کہ طاقتور کا شر ہمیشہ زیادہ خطرناک ہوا کرتا ہے۔ طاقتور کا شر زیادہ پھیلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ طاقتور کا شر دنیا کی خیر کو مٹا دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(خلیج کا بحران اور نظام جہان نو صفحہ 357)

الفضل کا مطالعہ ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

''خصوصیات سلسلہ کے لحاظ سے یہاں کے اخباروں میں سے دو اخبار الفضل و مصباح کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس سے نظام سلسلہ کا علم ہوتا ہے۔ بعض لوگ اس وجہ سے ان اخباروں کو نہیں پڑھتے کہ ان کے نزدیک ان میں بڑے مشکل اور اونچے مضامین ہوتے ہیں ان کے سمجھنے کی قابلیت ان کے خیال میں ان میں نہیں ہوتی۔ اور بعض کے نزدیک ان میں ایسے چھوٹے اور معمولی مضامین ہوتے ہیں کہ وہ اسے پڑھنا فضول خیال کرتے ہیں۔ یہ دونوں خیالات غلط ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو کبھی کوئی لائق استاد بھی ملا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بچے سے زیادہ کوئی نہیں ملا۔ اس نے مجھے ایسی نصیحت کی کہ جس کے خیال سے میں اب بھی کانپ جاتا ہوں۔ اس بچے کو بارش اور کیچڑ میں دوڑتے ہوئے دیکھ کر میں نے اسے کہا: میاں کہیں پھسل نہ جانا۔ اس نے جواب دیا: امام صاحب! میرے پھسلنے کی فکر نہ کریں اگر میں پھسلا تو اس سے صرف میرے کپڑے ہی آلودہ ہوں گے مگر دیکھیں کہ کہیں آپ نہ پھسل جائیں۔ آپ کے پھسلنے سے ساری امت پھسل جائے گی۔

پس تکبر مت کرو اور اپنے علم کی بڑائی میں رسائل اور اخبار کو معمولی نہ سمجھو۔ قوم میں وحدت پیدا کرنے کیلئے، ایک خیال بنانے کے لئے ایک قسم کے رسائل کا پڑھنا ضروری ہے''

(انوار العلوم جلد 11 صفحہ 67)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی فیاضیاں اور مالی قربانیاں

کوئی مالی تحریک ایسی نہیں جس میں آپ نے فراخ دلی سے حصہ نہ لیا ہو

مرتبہ: محمد جاوید صاحب

حمائل کا تحفہ

حضرت بابو عبدالحمید صاحب بیان کرتے ہیں:-

میری لڑکی عزیزہ بلقیس بیگم کی شادی پر از راہ شفقت حضرت اماں جان مع صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ لاہور تشریف لائیں حضرت اماں جان نے عزیزہ بلقیس بیگم کو ایک حمائل دی اور حضرت مسیح موعود کے چند شعر پڑھے جن میں سے دو یہ ہیں:-

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(یادرفتگان از عبدالحمید ص7)

10'10 روپے کے دو نوٹ

حضرت حافظ مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی حضرت اماں جان کی فیاضی کے متعلق اپنے ذاتی واقعات کو یوں تحریر کرتے ہیں:-

" 1916ء یا 1917ء میں جب میں مولوی عبیداللہ صاحب مرحوم شہید ماریشس کے بال بچوں کو لانے کے لئے ماریشس جانے والا تھا- تو میں بغرض حصول پاسپورٹ گورداسپور گیا-

ملک مولا بخش صاحب کلرک آف دی کورٹ حال پریذیڈیٹ ٹاؤن کمیٹی قادیان وہاں تھے میں جب ان کے مکان پر گیا- تو معلوم ہوا کہ حضرت اماں جان بھی آپ کے مکان پر ہیں- آپ کو جب میرے ماریشس جانے کا علم ہوا- تو آپ نے مجھے دس دس روپے کے دو نوٹ مرحمت فرمائے- جو آپ کی فیاضی اور دینی امور میں اعانت کا ایک ثبوت تھے-"

پھر فرماتے ہیں:-

"میں عرصہ بارہ سال سے ہجرت کر کے قادیان آ گیا ہوں- اور تقریباً سات سال سے مرض فالج میں مبتلا ہوں- اس لمبے عرصہ میں حضرت اماں جان ہمیشہ وقتاً فوقتاً مجھے اپنے عطیہ جات سے مستفیض فرماتی رہیں-

ایک دن ایک عورت جو غریبانہ طرز کی تھی میرے پاس آئی اور اس نے کھڑے کھڑے یہ کہہ کر ایک لفافہ مجھے دیا- کہ یہ کاغذ حضرت اماں جان نے دیا ہے- اس کے بعد جب میں نے اسے کھولا- تو اس میں پانچ پانچ روپے کے چار نوٹ تھے-

(سیرت حضرت اماں جان حصہ اول صفحہ 425)

بیس روپے درکار ہیں

حکیم محبوب الرحمٰن صاحب بناری کی اہلیہ صاحبہ اپنی ایک روایت میں لکھتی ہیں کہ:-

ایک سال میں اپنا چندہ ادا نہ کر سکی- میرے پاس میرا ایک زیور تھا- جو میں نے گروی رکھ کر روپیہ نکلوایا- اور تحریک جدید کو بھیج دیا- اب مجھے اس زیور کے چھڑانے کی فکر پیدا ہوئی- تو میں نے حضرت اماں جان کو لکھا کہ مجھے بیس روپے درکار ہیں- مجھے منی آرڈر کر دیں- حضرت اماں جان نے بیس روپے مجھے بذریعہ منی آرڈر فوراً بھیج دیئے- اور میں نے وہ زیور چھڑا لیا-

(سیرت حضرت اماں جان حصہ اول ص425)

سلسلہ کے لئے مالی قربانیاں

حضرت محمود احمد عرفانی بیان کرتے ہیں:-

سلسلہ کی کوئی تحریک حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں اور پھر آپ کے بعد ایسی نہیں اٹھی جس میں آپ نے مالی قربانی کا حصہ نہ لیا ہو- سلسلہ کی بیوت الذکر سلسلہ کے مشن لنگر خانہ- لجنہ اماء اللہ- بیت الفضل لندن- بیت الذکر برلن- لنگر کے لئے دیگوں کی ضرورتوں کا مہیا کرنا- اخبار الفضل کے قیام میں حصہ لینا- منارۃ المسیح- تحریک جدید- الغرض سلسلہ کی کوئی تحریک پیدا نہیں ہوئی- جس میں حضرت اماں جان نے نہایت فیاضی اور فراخ دلی سے حصہ نہ لیا ہو- یہاں اس حصے میں میں صرف آپ کی مالی قربانی کو جو آپ نے تحریک جدید کے نو سال میں کی ہے- کا ذکر کروں گا- تا کہ معلوم ہو سکے کہ اس عظیم الشان تحریک میں حضرت اماں جان اور آپ کے خاندان نے شاندار اور قابل تعریف قربانی کی ہے-

سال اول 300- سال دوم 300- سال سوم 500- سال چہارم 300- سال پنجم 305- سال ششم 350- سال ہفتم 360- سال ہشتم 361- سال نہم 365- میزان 3142

(سیرت حضرت اماں جان حصہ اول ص426 `436)

مٹھائی کی تقسیم

حضرت اماں صغریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت اماں جان کی شفقت و محبت کا تذکرہ یوں کرتی ہیں:-

میری شادی کے وقت حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ساتھ برات میں گئے تھے- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عمر اس وقت تقریباً چھ ماہ کی ہوگی- شادی کے دو تین دن کے بعد حضرت اماں جان کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود سے بیعت ہوئی- میری بیعت شہزاد حیدر کے مکان میں ہوئی تھی- حضرت اماں جان نے میری بیعت پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور مٹھائی بھی تقسیم کی- پھر بیان کرتی ہیں:-

میں اپنے شوہر حضرت خلیفہ اول کے ساتھ جموں چلی گئی- اور حضرت اماں جان کچھ دنوں لدھیانہ میں ہی ٹھہری رہیں- کیونکہ حضرت میر ناصر نواب ان دنوں لدھیانہ میں ملازم تھے- میں جب جموں سے واپس آئی تو قادیان بھی آئی- اماں جان نے مجھے اپنے گھر اتارا- اپنا سارا زیور اور لباس مجھے پہنایا- مجھے ان کا یہ حسن اخلاق کبھی اور کسی وقت نہیں بھولتا-

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ حصہ اول ص414)

چادر دینا

ماسٹر حکیم عبدالعزیز خان بیان کرتے ہیں:-

حضرت مسیح موعود کی حیات میں جو آخری جاڑا آیا تو آپ اپنے دن کا بستر مجھے رات کو سونے کے لئے عطا فرمایا کرتے صرف ایک چارپائی اور چادر منگوا لیا کرتے پھر جب رات کو میں اپنے کمرہ میں پہنچتا تو وہ چادر موجود ہوتی حضور کی وفات کے بعد میں نے حضرت اماں جان سے وہ بستر مانگا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ اور شیخ رحمت اللہ صاحب بانٹ کر لے گئے ہیں- میں نے عرض کیا وہ چادر چار خانی (جس کے سرخ خانے ہیں) مجھے دیدیں اور میں دروازہ پر کھڑا ہو کر رٹ لگا تا رہا- آخر آپ نے فرمایا چادر دھوبی کے گئی ہے جب آئے گی دے دوں گی-

چنانچہ از راہ لطف و کرم آپ نے وہ چادر مجھ کو عطا کر دی وہ چادر حضرت مسیح موعود کا تبرک ہونے کے لحاظ سے اور حضرت اقدس کی ایک یادگار ہونے کی وجہ سے حضرت اماں جان کے لئے ایک ایسی متاع تھی جس کی کوئی قیمت سونے چاندی کے سکوں میں نہیں ہو سکتی مگر آپ نے اپنے ایک ادنیٰ خادم کے سوال کو رد نہ فرمایا اور ایثار کر دیا میں اس عطیہ کو بے انتہا عزیز رکھتا رہا ہوں اسے ایک وقت حضرت خلیفہ اول کے پاس بطور امانت رکھا پھر بیت المال میں بھی کچھ عرصہ تک رکھا اور اب وہ حضرت صاحبزادہ شریف احمد صاحب کے گھر بطور امانت رکھی ہوئی ہے اس وصیت کے ساتھ کہ جب پہلا بادشاہ قادیان میں آئے تو اس کے سپرد کر دی جاوے- اور اسے کہہ دیا جاوے کہ ایک (رفیق) نے آپ کو تحفۃً دی ہے اس کی آرزو تھی کہ اس طیبہ عجائب گھر کو بیاس تک لے جاوے اور اس کے لئے ایسے لوازمات پیدا کرے کہ یہ رہتی دنیا تک قائم رہے-

(سیرت حضرت اماں جان حصہ اول ص69)

استانیوں کو انعام و اکرام

محترمہ سکینۃ النساء بیان فرماتی ہیں:-

آپ علم کی بے بدل قدر داں بھی ہیں اپنے بچوں کی آمین یعنی قرآن کریم کے ختم پر خاص خوشی اور تقریبیں جو کی ہیں وہ صرف جماعت کے احباب کو بلا کر دعوتیں ہی نہیں کیں بلکہ استادوں اور استانیوں کو بھی انعام و اکرام عطا فرمائے-

(سیرت حضرت اماں جان حصہ دوم ص90)

نیا جوڑا دینا

محترمہ حسن بی بی (اہلیہ مکرم غلام حسین صاحب) بیان کرتی ہیں کہ جب میں پہلے پہل قادیان آئی تو حضرت مسیح موعود کے گھر میں ٹھہری- حضرت اماں جان نے میرے بچوں کے لئے ایک مٹھائی کا تھال منگوایا اور میرے پرانے کپڑے جو رنگ دار تھے (ان اضلاع میں عام طور پر نیلے رنگ کے کپڑے اس زمانہ میں عورتیں پہنتی تھیں) آپ نے فوراً بدلوا دیے اور ایک نیا جوڑا اپنا نکال کر مجھے پہننے کو دیا اور آپ نے دوپٹہ چن کر مجھے دیا- حالانکہ اس سے پیشتر میری کوئی واقفیت نہ تھی- محض اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے ایسا حسن سلوک کیا-

(سیرت حضرت اماں جان حصہ دوم ص108)

سب کے لئے جوڑے بنوانا

محترمہ حسن بی بی صاحبہ فرماتی ہیں۔

جب حضرت خلیفہ ثانی کی آمین ہوئی تو آپ نے سب کے لئے جوڑے بنوائے اور سب سے عمدہ جوڑا مجھے عطا فرمایا کسی نے اس جوڑے کے لئے درخواست کی تو آپ نے اسے فرمایا کہ یہ حسن بی بی کے لئے ہے۔ آپ سب کے ساتھ ہمیشہ خوش خلقی سے پیش آتی ہیں۔ میرے ساتھ اس وجہ سے بھی سب سے زیادہ اچھا برتاؤ فرماتی ہیں کہ میں نے صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو ایک سال تک دودھ پلایا تھا۔

ایک جوڑا اور 5 روپے نقد

محترمہ حسن بی بی صاحبہ بیان کرتی ہیں:۔

ایک مرتبہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے میرا دودھ پی لیا۔ حضرت اماں جان نے مجھے ایک جوڑا کپڑوں کا اور پانچ روپے نقد عطا فرمائے۔

حضرت اماں جان کی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر قسم کی قربانیاں اور ایثار کی نظیر بہت کم ملے گی۔ کوئی وقت اور موقع ایسا نہیں آیا کہ (دین) کے لئے کسی مالی ضروریات کا سامنا ہوا اور حضرت اماں جان نے اپنی ذات سے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ حضرت مسیح موعود کے عصر سعادت میں ہر تحریک میں آپ شریک ہوتی رہیں اور آپ کے بعد سلسلہ خلافت کے قیام سے لے کر آج تک بدستور آپ ہر تحریک میں شریک ہوتی ہیں اور آپ کی ذریت طیبہ کی قربانیوں اور خدمات دین میں بھی آپ کا حصہ ہے اور سب کو شریک کر کے تو ایک لاکھ کے قریب پہنچتا ہے۔ یہ تو صرف ایک تحریک جدید کا ذکر ہے وہ کونسی تحریک ہے جس میں خود حضرت اماں جان اور آپ کی ذریت طیبہ شریک نہیں ہوتی۔

منارۃ المسیح

منارۃ المسیح کے متعلق حضرت مسیح موعود نے 28/ مئی 1900ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا تھا۔ حضرت اقدس نے دس ہزار روپے کا تخمینہ اس وقت لگایا تھا۔ حضرت اماں جان نے 1/10 اس چندہ کا دے دیا۔ اور یہ رقم اپنی ایک جائیداد واقع دہلی کو فروخت کر کے دی وہ جائیداد اگر اس وقت تک باقی رکھی جاتی تو آج اس کی قیمت کئی ہزار کی ہوتی لیکن حضرت اماں جان نے اس کی پرواہ نہ کی اور فوراً اس کے فروخت کرنے کا حکم دے دیا۔

(سیرت حضرت اماں جان حصہ دوم ص 242-244)

زیورات پیش کر دیئے

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کو 1898ء کی پہلی ششماہی کے آخر میں بعض اہم دینی ضروریات کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی۔ آپ نے قرضہ لینے کی تجویز کا ذکر گھر میں فرمایا۔ حضرت اماں جان نے فرمایا کہ باہر کسی سے قرضہ لینے کی کیا ضرورت ہے میرے پاس ایک ہزار روپیہ نقد ہے اور کچھ زیورات ہیں آپ اس کو لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں بطور قرض لے لیتا ہوں۔ اور اس کے عوض باغ رہن کر دیتا ہوں گو حضرت اماں جان اس رقم کو پیش کر رہی تھیں۔ مگر آپ نے جماعت کو تعلیم دینے کے لئے بیویوں کا مال ان کا اپنا مال ہوتا ہے۔ قرض ہی لیا اور قرآن کریم کی ہدایت کے ماتحت اسے معرض تحریر میں لے آنا اور رہن مقبوضہ پر عمل کرنے کے لئے دستاویز کو رجسٹری کروا لینا ضروری سمجھا۔ چنانچہ یہ سعادت خاکسار عرفانی (جوان ایام میں تراب احمدی کہلاتا تھا) کے حصہ میں آئی۔ میں نے رجسٹرار کو قادیان لانے اور دستاویز کو مکمل کرانے کا انتظام کیا اور دستاویز رہن نامہ کا مسودہ منشی حسین بخش اپیل نویس بٹالہ نے مرتب کیا تھا اور ہمارے مخلص بھائی خطیب بٹالوی نے (جو عرائض نویس تھے) بھی اس کام میں حصہ لیا۔

(سیرت حضرت اماں جان حصہ دوم ص 246)

حضرت مسیح موعود کی خواہشوں کو پورا کرنے کا شوق

حضرت اماں جان کی ہمیشہ یہ تڑپ رہی کہ حضرت مسیح موعود کی ہر اس خواہش کو پورا کیا جاوے جو کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین یا شعائر دین کی عملی عظمت کو ظاہر کرتی ہو۔ حضرت مسیح موعود کا ابتدائی زمانہ تو گوشۂ تنہائی کا تھا۔ پھر جب خدا تعالیٰ کی مشیت نے آپ کو خلوت سے باہر نکالا تب آپ کے دعاوی کی وجہ سے اس قدر مخالفت کا بازار گرم ہوا کہ آپ کے خلاف کفر کے فتوی ہی نہیں قتل کے فتوی دیئے گئے۔ اگرچہ اس وقت بھی آپ کی مالی حالت ایسی نہ تھی کہ آپ پر حج فرض ہوتا تاہم آپ کی یہ خواہش تھی کہ کسی وقت حج بھی کریں مگر وہ موقعہ نہ آسکا اور آپ کو پیغام الرحیل آ گیا۔ حضرت اماں جان کو چونکہ حضور کے اس ارادہ کا علم تھا آپ نے حضور کی وفات کے بعد پہلے آپ کے ذمہ ایک قرضہ ادا کرنے کا انتظام کیا اور پھر حافظ احمد اللہ خان صاحب کو جو پہلے بھی حج کر چکے تھے۔ کافی زادراہ دے کر حج کے لئے روانہ کیا اور حافظ صاحب کے حصہ میں یہ سعادت آئی کہ انہوں نے حضرت اماں جان کے ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود کی طرف حج بدل کیا۔

(سیرت حضرت اماں جان حصہ دوم ص 249)

حضرت مسیح موعود کے بعد

حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد جب حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح ہوئے تو آپ ان کو سلسلہ کا امام یقین کر کے خود ان کی ذات اور سلسلہ کے مدات میں چندہ دیتی رہتی تھیں۔ اور یہ چیز مخفی رنگ میں تھی۔ دنیا کو شائد ہی علم ہوتا اگر خود حضور نے اس کا اظہار نہ فرمایا ہوتا۔ چنانچہ 1909ء کے سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ:۔

لنگر کی آمدنی میں میرا یقین تھا کہ حضرت صاحب کے کنبہ اور متعلقین کو اس میں سے کافی امداد دی جاوے۔ لیکن آج تک جو 17/ ذی الحجہ 1326ھ کوئی راہ ایسی نہیں نکلی کہ سوا معمولی کھانے پینے کے کوئی مالی صورت نقد یا کپڑوں یا ضروری مکان بنا دینے کی امداد میں یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کر سکی ہو۔ حضرت صاحب کے وقت میں میں عمدہ سے عمدہ کھانا لنگر سے آیا ہوا اپنے سامنے دیکھتا تھا اور وہ سب کچھ حضرت صاحب کے صبح و شام کی تاکیدات کا نتیجہ تھا۔

حضرت بیوی صاحبہ نے جو میرے ایسے حالات سے زیادہ تر واقف ہیں ایک بار کچھ نقد روپیہ بہت ہی الحاح سے دیا اور یہ کہا کہ یہ صرف تیرے کھانے کے لئے ہے اور ساتھ ہی کچھ روپیہ دیا کہ اس کو لنگر میں داخل کر دیں مگر دوسرے حصہ سے نہ دیں۔

(الحکم 14 جنوری 1909ء)

دستار بطور تبرک دینا

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں:۔

1908ء کا جلسہ آیا ڈیوٹیاں لگائی گئیں مجھ ناکارہ کو بھی کسی قدر لائق سمجھ کر سیدنا امام ہمام خیر الانام حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت بجا لانے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ اپنے آقا کی قائم کردہ اس یادگار تقریب پر اخلاص۔ شوق اور محبت سے اس طرح خدمات بجا لانے کی توفیق ملی کہ صدر انجمن احمدیہ نے بھی ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اپنی خوشنودگی کا اظہار فرمایا اور حافظ عبدالرحیم صاحب مالیرکوٹلوی مرحوم اور مجھ کو دس دس روپے کا نقد انعام بھی عطا فرمایا۔ میں اور حافظ عبدالرحیم صاحب مرحوم دونوں مل کر انتظام جلسہ میں خدمات بجا لاتے رہے۔ مگر اس سے کہیں بڑھ کر وہ نعمت تھی جو میری حقیقی ماں سے بھی کہیں بڑھ کر میری محسنہ حضرت اماں جان نے از راہ کرم اور غریب نوازی یہ احسان فرمایا کہ خود چل کر غریب خانہ پر تشریف لائیں اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک دستار مبارک مجھے بطور تبرک دے کر نوازا۔

(سیرت حضرت اماں جان حصہ دوم ص 292`293)

حضرت مسیح موعود کا قرضہ اپنا زیور بیچ کر ادا کرنا

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود جب فوت ہوئے ہیں۔ اس وقت آپ پر کچھ قرض تھا۔ آپ نے یہ نہیں کیا کہ جماعت کے لوگوں سے کہیں کہ حضرت مسیح موعود پر اس قدر قرض ہے یہ ادا کر دو۔ بلکہ آپ کے پاس جو زیور تھا اسے آپ نے بیچ کر حضرت مسیح موعود کے قرض کو ادا کر دیا۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ اور میرے لئے ان کی خدمت کرنے کا کوئی واقعہ نہ تھا۔ مگر میرے دل پر ہمیشہ یہ اثر رہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو کتنا محبت کرنے والا اور آپ سے تعاون کرنا والا ساتھی دیا۔

(سیرت حضرت اماں جان حصہ دوم ص 297)

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

انڈہ اور چوزہ

زندگی کے موجود ہونے یا نہ ہونے کا دارومدار خلیہ Cell پر ہے۔ تمام زندہ اجسام خلیات سے مل کر بنے ہوتے ہیں جو اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ خردبین کے بغیر دیکھا نہیں جا سکتا۔ تاہم انڈہ صرف اور صرف ایک واحد خلیہ ہوتا ہے چاہے وہ فٹ بال کے سائز کا شتر مرغ کا انڈہ ہی کیوں نہ ہو۔ انڈے کے اوپر کے سخت چھلکے کے نیچے ایک پتلی سی جھلی ہوتی ہے جو اندرونی حصہ اور چھلکے کے درمیان ایک حفاظتی بند کا کام دیتی ہے۔ انڈے کی موٹی سائڈ پر اندر خلا ہوتا ہے جس میں بننے والے چوزے کیلئے ہوا بھری ہوتی ہے۔ جھلی کے اندر سفیدی کی موٹی تہہ ہے جو انڈے کے اصل مرکز یعنی زردی کی حفاظت کا کام کرتی ہے۔ اسی زردی سے آگے چوزہ بنتا ہے۔ زردی کے ایک طرف اوپر چھوٹی سی لائن ہے جہاں سے زردی دو حصوں میں تقسیم ہو کر چوزے کے بننے کا آغاز کرتی ہے۔ پھر دو سے چار، چار سے آٹھ، آٹھ سے سولہ اور اسی طرح بنیادی ایک خلیہ تقسیم ہوتے ہوتے ان گنت خلیات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ تقریباً تین دن کے بعد یہ زردی Embryo میں تبدیل ہو جاتی ہے جو چوزے کی بنیادی شکل ہے۔ ابھی چوزہ بننے میں 18 دن باقی ہیں۔ بلکہ اس سے بھی پہلے جب انڈے کو سینے کے لئے مرغی کے نیچے رکھے ابھی صرف 36 گھنٹے ہوئے تھے اگر ان تقسیم ہوتے ہوئے خلیات کو خردبین سے دیکھا جائے تو وہ دل کی طرح دھڑک رہے ہوں گے! اگر تین دن کے بعد اس مادہ کو چھ حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ چھ کے چھ علیحدہ علیحدہ دھڑک رہے ہوں گے۔ گویا چوزہ بننے سے بہت پہلے زندگی کا آغاز ہو چکا ہوتا ہے اکیس دن گزرنے کے بعد زردی چوزے میں تبدیل ہو چکی ہوتی ہے۔ ساری سفیدی استعمال ہو کر ختم ہو چکی ہوتی ہے حتیٰ کہ چھلکے کا بہت سا اندرونی حصہ بھی استعمال ہو جانے کے بعد اس کی سختی نرم پلپلاہٹ میں تبدیل ہو گئی ہے۔ اب چوزہ باہر آنے کو تیار ہے۔ اسکی چونچ کے سرے پر ایک نوکدار ابھار بن گیا ہے جسے ''چونچ کا دانت'' کہا جاتا ہے۔ اس دانت سے وہ کمزور سی ٹھونگیں انڈے کے چھلکے کو لگاتار مارتا رہتا ہے اور کئی گھنٹوں کی محنت کے بعد چھلکے میں دراڑ پڑ جاتی ہے جو بڑی ہونے لگتی ہے اور چوزہ باہر آ جاتا ہے اس وقت اس کے پر سرخی مائل رنگت کے مادے سے لتھڑے ہوئے گیلے ہوتے ہیں جو اگلے 24 گھنٹوں کے اندر اندر سوکھ کر ایک چاق و چوبند ننھا سا گول مٹول چوزہ ہمارے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔

بغداد شہر کی بنیاد عباسی خلیفہ المنصور نے رکھی

دریائے دجلہ پر واقع ایک عظیم الشان شہر۔ بغداد

آج کی تمام سائنسی ترقی اور آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی ایجادات اسی شہر کی رہین منت ہیں

(محمد زکریا ورک صاحب)

قسط دوم آخر

المتوکل کا دورِ خلافت

مامون کی 833ء میں وفات کے بعد اس کے بیٹے المعتصم کے دور میں بیت الحکمۃ پر زوال آ گیا مگر المتوکل 847-861 نے سائنس اکیڈمی دوبارہ بحال کر دی۔ اس نے اکیڈمی کے لئے خطیر رقم دی اور تراجم کا کام دوبارہ شروع ہو گیا۔ بلکہ سب سے بہترین تراجم اس دور میں کئے گئے کیونکہ حنین کے شاگرد اب تجربہ کار ہو چکے تھے۔ ان ترجمہ نگاروں میں اس کا بیٹا اسحٰق' بھانجا حبیش ابن الحسن' اور عیسیٰ ابن یحییٰ کے نام قابل ذکر ہیں۔

اسحٰق ابن حنین (وفات 910) سریانی اور یونانی زبان کا ماہر تھا۔ اس نے تاریخ الاطباء لکھی۔ نیز اس نے جالینوس کی بہت سی کتابوں کے تراجم کئے جن پر نظر ثانی ثابت ابن قرۃ نے کی۔ نیز اس نے ارسطو' اقلیدس کی تین کتابوں' بطلیموس کی المجسطی اور ارشمیدس کی کتب کے ترجمے عربی میں کئے۔

الکندی 801ء-873ء نے 266 کتب تصنیف کیں جن میں سے 32 جیومیٹری' 36 میڈیسن' پندرہ میوزک پر' بارہ فزکس پر تھیں۔ اس کے علاوہ بہت سی کتابوں کے یونانی سے عربی میں تراجم کئے۔

ثابت ابن قرۃ 836ء-901ء

ثابت لاطینی' یونانی' سریانی' اور عربی کا ماہر تھا۔ اس نے عربی میں 150 کتابیں منطق' ریاضی' علم ہیئت اور طب میں تصنیف کیں' اور پھر سریانی میں مزید 15 کتابیں لکھیں' اس نے ایک ٹرانسلیشن سکول کی بنیاد رکھی' جس میں اس کا بیٹا سنان' دو پوتے اور ایک پڑپوتا شامل تھا۔ اس نے بطلیموس' اقلیدس' ارشمیدس کی ریاضی کی کتابوں کے یونانی زبان سے تراجم کئے۔ ریاضی میں اس کی مشہور ترین کتاب مسائل الجبر بالبراھین علی ھندسیہ ہے۔ جس طرح حنین نے میڈیکل کتابوں کے تراجم کئے۔ ثابت نے ریاضی اور جیومیٹری کی کتابوں کے کثیر تراجم کئے۔

اس کے علاوہ ایک کرسچین پادری یوسف الخوری نے سریانی سے ارشمیدس کی کتاب کا ترجمہ کیا جس پر نظر ثانی ثابت ابن قرۃ نے کی تھی۔ اس نے جالینوس کی کتاب De Simplicibus کا عربی میں ترجمہ کیا جس پر حنین نے نظر ثانی کی تھی۔

قسطا ابن لوقا نے بھی چھ یونانی عالموں کی کتابوں کے تراجم کئے جیسے Heron کی Mechanics, Meteora کے تراجم' جالینوس کی کتابوں کی کیٹے لاگ' ارسطو کی فزکس نیز اقلیدس کی ترجمہ شدہ کتابوں پر نظر ثانی۔

ابو بشر مطا ابن یونس (وفات 940) نے ارسطو کی کتاب Poetica کا ترجمہ کیا۔ اسی طرح منطق اور طب پر کتابوں کے تراجم ابو زکریا یحییٰ المنطقی (وفات 974ء) نے کئے جیسے Porphyry`s کی کتاب Sagoge اور Ammonius کی کتاب Prolegomena۔ اس کے ساتھ حنین ابن ابراہیم (وفات 990) اور ابو علی ابن زرعہ (وفات 1008) کا ذکر بھی ضروری ہے جنہوں نے طب اور فلسفہ کی کتابوں کے تراجم کئے۔ اس کے ساتھ ہی تراجم کا کام ختم ہو گیا۔ اور عالموں نے تفسیر۔ شرح اور خلاصے لکھنے کا کام شروع کر دیا۔ یا پرانے تراجم پر نظر ثانی بھی کی۔ گویا دسویں صدی کے ختم ہونے تک ریاضی' اسٹرانومی' میڈیسن کی دنیا میں موجود تمام کتابیں سنسکرت۔ فارسی۔ سریانی اور یونانی سے عربی میں ترجمہ ہو چکی تھیں۔

اوپر جن مترجمین کا ذکر کیا گیا ہے ان کے علاوہ درج ذیل مترجمین نے بھی تراجم کا اہم کام کیا: یحییٰ ابن بطریق۔ اسحٰق ابن حنین۔ حبیش ابن الحسن۔ ابوالخیر ابن الخمار۔ سنان ابن ثابت۔ ابو عثمان دمشقی۔ ابراہیم ابن سنان۔ موسیٰ ابن خالد۔ موسیٰ برادران۔ ابوالوفا۔

ایک ضروری کتاب

ایک جرمن مصنف Steinschneider نے 1886ء میں ایک کتاب شائع کی جس کا نام Arabische Ubersetzungen aus dem Griechischen یعنی گریک زبان سے عربی میں تراجم۔ اس کا ایک ایڈیشن گراس Graz سے 1960ء میں شائع ہوا۔ اس کتاب کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ اس میں گزشتہ صدی تک کے تمام تراجم کی فہرست مہیا کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ R.Walzer کی کتاب Greek into Arabic بھی قابل ذکر ہے جو آکسفورڈ سے 1962ء میں شائع ہوئی تھی۔

یورپ کی نشاۃ ثانیہ

اسلام کے اوپر بیان کردہ سنہری دور کو مغربی مصنفین اور تاریخ دان نظر انداز کر جاتے ہیں۔ چونکہ وہ دور اس وقت یورپ میں جہالت کا تھا اس لئے اسے 450-1050 تاریک دور کہہ کے بات گول کر جاتے ہیں۔ جب مامون الرشید کے دربار میں عالی دماغ سائنسدان کائنات کی گتھیاں سلجھانے میں مصروف کار تھے اس وقت فرانس کا بادشاہ شارلیمان دستخط کرنا بھی نہیں جانتا تھا۔ اور سنئے جب مامون الرشید نے شارلیمان کو واٹر کلاک کا تحفہ بھیجا تو یورپ والوں نے پہلی گھڑی کی صورت دیکھی۔ یورپ والوں نے کبھی صابن استعمال نہیں کیا تھا' غسل کرنا جان جوکھوں کا کام تھا۔ جب بغداد کے بازاروں میں کتابوں کے ڈھیر پڑے ہوتے تھے اور کاتب دن رات کتابوں کی کتابت میں مصروف ہوتے تھے اس وقت پورے یورپ میں پانچ سو سے زیادہ کتابیں نہ تھیں اور وہ بھی راہب خانوں میں۔

ہر عروج کو زوال ہے اس زوال کے کئی اسباب تھے ایک تو یہ کہ مسلمانوں میں تنگ نظری پیدا ہو گئی اور مذہبی تعصب بڑھ گیا۔ دوسرے تراجم کا کام ختم ہونے سے علمی جوش و خروش بھی ماند پڑ گیا۔

مسلمانوں پر جب زوال کا دور آیا تو یورپ میں نشاۃ ثانیہ 1400-1500 کا دور شروع ہوا۔ پرانے علوم کو سمجھنے اور نئے علوم اور ٹیکنالوجی بنانے کا یہ دور اٹلی کے شہروں فلورنس' میلان' روم اور وینس سے شروع ہوا اور جلد ہی اس نے پیرس' آکسفورڈ' ہمبرگ' اور دوسرے شہروں کو نئے علوم سے منور کرنا شروع کر دیا۔ یہ تجدید ہر علم میڈیسن' اسٹرانومی' فزکس' ریاضی' کیمسٹری' آرٹس' آرکیٹیکچر' اور نئے ممالک کی دریافت سے شروع ہوئی۔ مگر اس کے پیچھے اصل محرک عربی کتب کا لاطینی اور دوسری یوروپین زبانوں میں تراجم کا کام تھا۔

اب ان یوروپین مترجمین کی مختصر روئیداد یہاں پیش کی جاتی ہے۔

بارہویں صدی کے تراجم

یورپ میں عرب اسٹرانومی اور ریاضی کا تعارف پوپ سل ویسٹر دوم Pope Sylvester II (وفات 1003ء) کے ذریعہ ہوا۔ اس کے بعد گیارہویں صدی میں میڈیسن کی عربی کتب سے ترجمہ کا کام ایک اطالین باشندے the African Constantine نے کیا۔

مسلمانوں اور یورپ کے ممالک کے درمیان پہلا علمی تعلق بارہویں صدی میں صلیبی جنگوں سے شروع ہوا۔ چنانچہ پیرس میں پہلا ہسپتال فرانس کے بادشاہ Louis IX نے 1260 میں صلیبی جنگ سے واپس آنے کے بعد تعمیر کیا۔ عربی زبان سے ترجمہ کا کام یورپ کے سکالرز نے سسلی' سپین اور نارتھ افریقہ کے ممالک سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد شروع کیا۔ اس ضمن میں سب سے پہلے ترجمہ نگار سٹیفن آف پیسا 1127 کا نام آتا ہے جس نے علی ابن عباس کی میڈیسن میں کتاب کا ترجمہ کیا۔

ترجمہ کا کام پہلے پہل ان شہروں میں کیا گیا Barcelona, Tarazona, Segovia, Leon, Pamplona, Narbonne, Marseilles: مگر رفتہ رفتہ ان شہروں سے یہ کام منتقل ہونا شروع ہوا اور طلیطلہ Toledo اس کا مرکز بن گیا۔ طلیطلہ کو اب وہی مقام حاصل ہو گیا جو بغداد کو ایک زمانے میں تھا۔ جس طرح حنین ابن اسحٰق ایک وقت میں ترجمہ نگاروں کا لیڈر تھا یہاں جیرارڈ آف کریمونا Gerard of Cremona ترجمہ کرنے والوں کا لیڈر تھا۔ جیرارڈ کے تراجم سے ریاضی' اسٹرانومی' فزکس' میڈیسن' فلاسفی' کیمسٹری میں موجود علم کا تمام ذخیرہ عربی سے لاطینی میں منتقل ہو گیا۔ ٹولیڈو میں ترجمہ کرنے والے بعض لوگ عربی سے نابلد تھے اس لئے انہوں نے لفظی ترجمہ کیا اور جب اس کا متبادل لفظ نہ ملا تو عربی الفاظ کو لاطینی بنا کر لکھ دیا۔

جیرارڈ آف کریمونا (1117-1187) اٹلی کا باشندہ تھا اس نے بطلیموس کی کتاب کا مطالعہ کرنا چاہا مگر وہ صرف عربی میں دستیاب تھی اس لئے اس نے عربی سیکھ لی اور سب سے پہلے اس کا ترجمہ 1175 میں کیا۔ ٹولیڈو میں نقل مکانی کرنے کے بعد اس کو عربی میں علم کی ہر شاخ پر کتابیں مل گئیں اور 1187ء میں جب اس کی رحلت ہوئی تو وہ 71 کتابوں کا ترجمہ مکمل کر چکا تھا۔ ان میں سے سب سے اہم بطلیموس کی المجسطی اور ابن سینا القانون تھیں۔ اس کے علاوہ جو اہم کتب اس نے ترجمہ کیں ان میں الرازی کی کتاب المنصوری' الزہراوی کی التصریف' بنو موسیٰ کے تراجم' جابر ابن افلاح اور الزرقالی کی زج۔ الفارابی۔ الکندی۔ الفرغانی۔ احمد ابن یوسف۔ ثابت ابن قرۃ۔ ابوکامل۔ الزرقالی کی کتب کے تراجم کئے۔

بارہویں صدی کے مترجمین

بارہویں صدی کے معروف ترجمہ نگاروں کے نام یہ ہیں:

Marc of Toledo, Joseph Qimhi, Judah ibn Tibbon,

Samuel ibn Tibbon, Eugene the Emir, Burgundio of Pisa, John of Adelard of Bath, Seville, Gundisalvo, Bar Hiyya, Ibn Ezra, Robert of Chester.

مذکورہ مترجمین نے کتابوں کے تراجم عربی سے لاطینی یا عبرانی میں کئے وہ یہ ہیں- الکندی کی چار کتابیں جوسٹراس بورگ 1531ء اور وینس 1556ء سے شائع ہوئیں- الرازی کی تین کتابیں (1500 میں وینس سے)- ابوالقاسم الزہراوی کی سرجری پر کتاب التصریف وینس 1498ء- ابن سینا، ابن الوفید اور علی ابن رضوان کی طب پر کتابیں- جابر ابن حیان کی کتابیں- رابرٹ آف چیسٹر نے یونانی میں قرآن مجید کا پہلا ترجمہ 1150ء میں کیا- پھر مارک آف ٹولیڈو نے قرآن مجید کا ترجمہ 1200ء میں کیا- حنین ابن اسحٰق کے جالینوس کی کتابوں کے تراجم- ابن جبریل کی کتاب الاخلاق - بطلیموس کی کتاب المناظر- افلاطون اور ارسطو کی کتابوں کے عربی تراجم- الغزالی کی مقاصد الفلاسفہ- الفرغانی کی مقاصد حرکات السماویہ- قسطا ابن لوقا کی کتاب الفصل بین الروح والنفس- الفارابی کی احصاء العلوم- ابن سینا کی الشفاء- ابومشعار کی کتاب المدخل الی احکام النجوم- علی ابن عباس کی کتاب المالکی-

یہاں انگریز عالم ایڈے لارڈ آف باتھ 1116-1142 کا ذکر ضروری ہے کیونکہ عربی سے تراجم کا کام اس نے سب سے پہلے شروع کیا اس نے عربی سے الخوارزمی کی ستاروں کی زج کے ساتھ دوسری کتابوں کے تراجم کئے- نیز اقلیدس کی پندرہ کتابوں کے عربی سے تراجم کئے-

تیرہویں صدی کے ترجمہ نگار

تیرہویں صدی میں جن مشہور عالموں نے تراجم کا کام کیا ان میں سے چند ایک نام یہ ہیں:

Alfred of Sareshel, Michael Scott, Steven of Saragossa, Peter Gallego, phillip of Tripoli, Ibn Hasdai, Samuel ibn Tibbon, Jacob Anatoli, Robert Grossteste, Arnold of Villanova, Robert the Englishman, Banacossa, Hermann the German, Faraj Ben Saleem, Abraham of Toledo, Moses ibn Tibbon,

جن کتابوں کے تراجم کئے گئے وہ یہ ہیں: ارسطو کی پودوں پر کتاب، ابن سینا کی الشفاء کا کیمیا والا سیکشن- البطروجی کی کتاب الہیئہ، ابن رشد اور ارسطو کی کتب- ابن الجزار کی کتاب ادویہ المفردہ- امام الغزالی کی میزان العمل - جالینوس کی کتاب پر علی ابن رضوان کی تفسیر- موسیٰ ابن میمون کی دلالۃ الحیرین اور تین مزید کتابیں- بطلیموس کی المجسطی اور ابن رشد کا اس کا خلاصہ- الفرغانی کی کتاب السماویہ- الفارابی کی منطق پر کتاب- ابوصلت امیہ کی ادویہ المفردہ- الکندی کی ادویہ المرکبہ- ارسطو اور جالینوس کی مزید کتابیں- ابن رشد کی کتاب الکلیات (1255ء)- ابن سینا کی طب پر جوز فی الطب- ابن میمون کا مقالہ فی تدبیر الصحہ' اور السموم و المتحرز- الرازی کی کتاب الحاوی- ابن جزلہ کی تقویم الابدان- ابن الہیثم کی کتاب الباری فی احکام النجوم- فی ہیئت العالم- عبدالرحمٰن صوفی کی کتاب الکواکب (1256ھ)- ابن ابی الرجال کی کتاب الباری- قرآن پاک کی سورۃ المعارج کا لاطینی میں ترجمہ- الرازی کی کتاب المنصوری- الزہراوی کی کتاب التصریف- ارسطو کی کتاب الطبیعات- جابر ابن افلاح کی اصلاح المجسطی - اقلیدس کی کتاب المفردات- ابن ظہر کی کتاب الاغذیہ-

بارہویں صدی میں جو اہم کام تراجم کا جیرارڈ آف کریمونا نے کیا وہی کام تیرہویں صدی میں مائیکل سکاٹ (1217ء) نے کیا- خاص طور پر اس کے عربی سے تراجم کے ساتھ یورپ تین امور سے متعارف ہوا- ارسطو کی زوآلوجی پر کتب- البطروجی کی اسٹرانومی- اور ابن رشد کی فلاسفی- مائیکل نے ابن رشد کی کتب کے جو تراجم کئے ان سے یورپ کے سکالرز کی عقل کی آنکھیں کھل گئیں- مائیکل سکاٹ نے سب اہم تراجم ٹولیڈو میں کئے- جن کی قدرے تفصیل یہ ہے: کتاب الہیئہ (البطروجی)- ارسطو کی کتاب اور ابن رشد کی تفسیر- ارسطو کی کتاب النفس اور ابن رشد کی شرح- ابن سینا کی کتاب- موسیٰ ابن میمون کی کتاب الفرائض اور دلالۃ الحیرین-

چودہویں صدی کے ترجمہ نگار

Moses ben Solomon` Samuel ben Judah, Isaac ben Nathan, Vignai, Solomon ben labi, Shaprut`

جن کتابوں کے تراجم کئے گئے ابن لوقا کی کتاب العمل کرہ الفلکیہ- اور فی تدبیر الابدان- ابن جبرائیل کی مختار الجواہر- ابن رشد کی شرح ارسطو کی مابعد الطبیعات پر کتاب- ارشمیدس کی کرہ الاستوانہ- ابن رشد کی تہافہ التہافہ- ابن رشد کی بطلی موس' ارسطو اور افلاطون کی تمام کتابوں کی تلخیص- ابن معاذ (اشبیلہ) کا سورج گرہن پر مقالہ (1079ء)- ابن ظہر کی طب پر کتابیں- ابن میمون کا مقالہ فی التوحید- امام الغزالی کی مقاصد الفلاسفہ- ابن وفید کی کتاب الوصاد- ابن سینا کی کتاب النجات- فخر الدین الرازی کی کتاب المباحث الشرقیہ- ابن سینا کی القانون-

چودہویں صدی میں عربی زبان سے لاطینی میں تراجم کا کام کم ہو گیا مگر عربی سے عبرانی میں کتابوں کے تراجم یہودی عالموں نے بہت کئے- اسی طرح یونانی سے لاطینی میں تراجم کا کام بھی شروع ہو گیا کیونکہ بعض عالموں نے یونانی زبان سیکھ لی تھی- بعض یہودی عالموں کو عربی زبان پر عبور حاصل تھا اس لئے انہوں نے اپنی کتاب کا خود عبرانی میں ترجمہ کیا- عیسائی ترجمہ نگاروں کی اکثریت کا تعلق چرچ سے تھا یا وہ راہب تھے یا پادری-

ان کتب کے تراجم کے بعد یورپ میں یونیورسٹیوں کی ابتداء ہوئی اور پیرس' آکسفورڈ' روم' پیڈوا- ماؤنٹ پیلیئر میں یونیورسٹیاں کھل گئیں اور یورپ کے لوگ علم کے نور سے منور ہونا شروع ہو گئے اور جہالت کا دور ختم ہو گیا- ان یونیورسٹیوں میں عرب مصنفین کی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں جیسے ابن سینا کی القانون سولہویں صدی تک یورپ میں مقبول رہی- ایک زمانے میں پیرس کی یونیورسٹی کی فیکلٹی آف میڈیسن کی کل کتابیں القانون اور الحاوی' المنصوری پر مشتمل تھیں- چھاپہ خانہ کی ایجاد کے بعد عربی کی کتابیں یورپ کے کئی شہروں سے شائع ہوتی تھیں جیسے الزہراوی کی التصریف وینس سے 1497ء- پھر بازل سے 1541ء اور آکسفورڈ سے 1778ء- الرازی کی الحاوی 1480ء میں اور الجدری لندن سے 1848ء میں- الباطنی کی دو کتابیں 1899ء میں شائع ہوئیں-

بغداد کا زوال

جب یورپ میں علم کی روشنی پھیلنا شروع ہوئی اور انہوں نے مسلمانوں کے اطوار' اخلاق' عادات' کو اپنانا شروع کر دیا تو خود مسلمان جہالت کے دور میں ڈوبنا شروع ہو گئے- اس کی کئی وجوہات تھیں ایک یہ کہ جنگجو قوموں نے بغداد کی خوشحالی سے حسد کرتے ہوئے اس پر حملے کرنے شروع کر دیئے جیسے 1218ء میں چنگیز خان نے حملہ کیا اور پھر 1256ء میں ہلاکوں خان نے حملہ کر کے شہر کو خس و خاشاک کر دیا- 10 فروری 1258ء کو بغداد نے ہتھیار ڈالے اور اس کے کتب خانوں سے کتابوں کو جلا کر راکھ کر دیا گیا جو کتابیں بچ گئیں ان کو دجلہ میں پھینک دیا گیا اتنا کہ دریا کا پانی ان کی سیاہی سے سیاہ ہو گیا- 1401ء میں تیمور لنگ نے حملہ کر کے باقی کی کسر نکال دی-

سلطنت عثمانیہ کے زیر اثر عراق تین صوبوں (ولایت) میں تقسیم تھا- بغداد ان میں سے ایک صوبہ کا دارالحکومت تھا- 1921ء میں فیصل ابن شاہ حسین نے اس کو اپنا صدر مقام مقرر کیا- مگر 1958ء میں بادشاہت کو ختم کر دیا گیا اور عراق ری پبلک بن گیا-

---

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34783 میں سید سلیم احمد ولد سید عبید اللہ شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر مل ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد سید سلیم احمد ولد سید عبید اللہ شاہ شاہ تاج شوگر مل ضلع منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد طور وصیت نمبر 28875 گواہ شد نمبر 2 نجیب احمد وصیت نمبر 30675

مسل نمبر 34784 میں سیدہ فرزانہ سلیم زوجہ سید سلیم احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر مل ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے-2- طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/60000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ سیدہ فرزانہ سلیم زوجہ سید سلیم احمد شاہ تاج شوگر مل ضلع منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد ولد مبارک احمد شاہ تاج شوگر مل ضلع منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر 2 نجیب احمد وصیت نمبر 30675

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

یاددہانی رپورٹ یوم تحریک جدید

مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان کو سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 4۔اپریل 2003ء کو منانے کی تحریک کی گئی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 4۔اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کر کے رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نکاح

مکرمہ نیلوفر نسرین صاحبہ بنت مکرم پروفیسر ادریس احمد صاحب صدر محلہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم مبشر احمد بشیر صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب مورخہ 16 مارچ 2003ء بیت احمد فیکٹری ایریا ربوہ میں مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب مربی سلسلہ نے بعوض پندرہ ہزار یورو حق مہر پڑھا۔ عزیزان نیلوفر و مبشر احمد دونوں حضرت میاں مہر دین صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتا اور پوتی ہیں۔ اسی طرح مکرمہ نیلوفر مکرم اخوند محمد اکبر خان صاحب مرحوم آف ملتان رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی بھی ہیں۔ مبشر احمد ان دنوں جرمنی Darmstud یونیورسٹی میں کیمسٹری میں پی۔ایچ۔ڈی کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

مکرم فضل عمر بٹ صاحب ابن مکرم عبدالعزیز بٹ صاحب باغبانپورہ لاہور کی تقریب شادی مورخہ 22 فروری 2003ء کو ہمراہ مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ بنت محمد عبداللہ بٹ صاحب مرحوم منعقد ہوئی۔ بارات بچیکی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ گئی۔ اگلے روز مورخہ 23 فروری کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم مغفور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم آصف جاوید چیمہ مربی سلسلہ نے 11۔اپریل 2003ء کو دارالذکر لاہور میں مکرم جلال الدین صاحب ولد مکرم جمال الدین شمس صاحب مربی سلسلہ ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ مریم صبیح صاحبہ بنت مکرم رائے اعجاز احمد محمود صاحب چوہان روڈ لاہور سے مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر پڑھایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم احمد محمود صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب ناظم مجالس انصار اللہ ضلع خوشاب و صدر جماعت چک نمبر 2TDA کے سر میں خون جم جانے کی وجہ سے مورخہ 11۔اپریل 2003ء کو عزیز فاطمہ ٹرسٹ ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے اب روبصحت ہیں اور گھر آ گئے ہیں مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

دعائے نعم البدل

مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ بذیارہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا بھتیجا ارسلان احمد ابن مکرم سفیر احمد صاحب آف مرل ضلع سیالکوٹ بعمر 7 سال اڑھائی سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ 3/اپریل 2003ء کو وفات پا گیا۔ متوفی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ چار بیٹیوں کے بعد واحد نرینہ اولاد تھی۔ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ایس آفس آٹو میشن' گرافکس' اردو / انگلش مکمل کمپوزنگ' کمپیوٹر ہارڈ ویئر بمع ٹربل شوٹنگ و سافٹ ویئر انسٹالیشن شامل ہیں۔ اس اہم کلاس کا دورانیہ 2 ماہ اور فیس صرف -/800 روپے ہے۔ ربوہ کے خدام اور خصوصاً امتحانات سے فارغ طلباء اس موقع سے ضرور استفادہ کریں اور کورس میں شمولیت اختیار کریں۔ داخلہ فارم آفس کمپیوٹر سنٹر سے حاصل کر کے جلد از جلد جمع کروائیں۔ کلاس مورخہ 19۔اپریل 2003ء بروز ہفتہ سے شروع ہوگی۔ مزید معلومات اور کلاس کی ٹائمنگ آفس غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر سے حاصل کریں۔ شکریہ

(ناظم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیل کے خلاف اقوام متحدہ کی قرارداد مذمت اقوام متحدہ کے ادارہ انسانی حقوق کمیشن نے اسرائیل کی فلسطین کے خلاف جارحیت اور قتل عام پر قرارداد مذمت پاس کی ہے۔ یہ قرارداد پاکستان نے پیش کی تھی۔ 53 رکنی کمیشن میں 33 ممبران نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔ امریکہ اور جرمنی سمیت پانچ ممالک نے مخالفت کی اور جبکہ باقی اراکین نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔

موصل میں ہجوم پر امریکی فوج کی فائرنگ عراق میں امریکی قبضہ کے خلاف عراقیوں کے مظاہروں میں شدت پیدا ہوگئی ہے۔ عراقی شہر موصل میں نئے گورنر مشان الجویری امریکہ کی حمایت میں تقریر کر رہے تھے۔ بچوں سمیت سینکڑوں افراد سڑکوں پر نکل آئے اور ''امریکہ نہیں چاہئے آزادی چاہئے'' اسلام چاہئے کے نعرے لگائے۔ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے پتھراؤ شروع کر دیا جس پر گورنر کے حکم پر امریکی فوج نے ہجوم پر گولی چلا دی۔ 12۔افراد جاں بحق اور 100 زخمی ہو گئے۔ فوج نے لاشیں بھی نہ اٹھانے دیں۔

امریکہ کے خلاف مظاہرے موصل کے علاوہ عراق کے کئی شہروں میں مظاہرے ہو رہے ہیں۔ بغداد میں فلسطین ہوٹل کے باہر مظاہرہ ہوا۔ بغداد کے مرکزی چوک کی طرف لوگوں نے مارچ کیا۔ امریکی گاڑیاں قریب سے گزرتے پر نو نو امریکہ کے نعرے لگائے۔ ناصریہ میں 20 ہزار افراد نے مظاہرہ کیا۔ امریکہ اور صدام کے خلاف نعرے لگائے۔ نجف میں شیعہ مسلمانوں نے امریکہ کے خلاف نعرے لگائے۔ مظاہرین نے کہا کہ امریکہ اور برطانیہ نے صدام سے آزادی دلا دی۔ ان کا کام ختم ہو گیا۔ اب اتحادی فوجیں عراق سے چلی جائیں۔ اگر وہ قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں تو ہم مخالفت کریں گے۔

امریکی الزامات کی تردید شام نے کیمیاوی ہتھیاروں کی تیاری کے سلسلے میں امریکی الزامات کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ امریکہ اسرائیلی مفادات کے تحفظ کی خاطر شام پر جھوٹے الزامات لگا کر اسے دھمکیاں دے رہا ہے۔

خفیہ معاہدہ کے تحت ہتھیار ڈالے قطر کے عربی زبان کے ٹی وی چینل نے فرانسیسی اخبار کی رپورٹ کے حوالے سے انکشاف کیا ہے کہ ریپبلکن گارڈز کے کمانڈر مہر سفیان نے امریکہ سے ایک خفیہ معاہدہ کے تحت اپنے فوجیوں سے ہتھیار ڈلوائے اور خود ایک امریکی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر نامعلوم مقام کی طرف چلے گئے۔

تباہی پھیلانے والے ہتھیار اقوام متحدہ کے سابق چیف اسلحہ انسپکٹر رچرڈ بٹلر نے الزام لگایا ہے کہ شام نے عراق کو بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار چھپانے میں مدد دی ہے۔ انٹیلی جنس رپورٹیں دیکھی تھیں کہ عراق نے ممنوعہ مواد کے بعض کنٹینر شام منتقل کئے ہیں۔

100۔ارب ڈالر کا نقصان اقوام متحدہ کی ایجنسی کے تخمینے کے مطابق عراق امریکہ جنگ کے نتیجہ میں عرب ممالک کو 100۔ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔

صدام حکومت ختم ہو چکی امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ عراق میں صدام حکومت ختم ہو چکی ہے ہماری فتح یقینی ہے تاہم ابھی ہمیں مکمل فتح نہیں ہوئی کیونکہ عراق میں خطرناک عناصر اب بھی موجود ہیں۔ ایک ماہ قبل عراق دہشت گردوں کیلئے جنت تھا مگر اب دہشت گرد صدام جیسے دوست سے محروم ہو گئے۔ عراق میں عراقی نمائندہ حکومت بنائیں گے دنیا نے ہماری فوج کی دلیری اور مہارت دیکھ لی۔

موبائل کیمیاوی لیبارٹریاں امریکی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے کربلا میں گیارہ موبائل کیمیاوی اور جراثیمی لیبارٹریوں کا پتہ چلایا ہے تاہم اس کو وہاں سے کسی قسم کے ہتھیار نہیں ملے۔

غیر ملکی فوج عراق سے چلی جائے ایران' اردن اور مصر نے مطالبہ کیا ہے کہ غیر ملکی فوج عراق سے فوراً چلی جائے اور لاقانونیت ختم کر کے عراق کی نمائندہ عبوری حکومت بنائی جائے۔

القاعدہ سے تعلق کا الزام بی بی سی نے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ فروری کے مہینے میں اٹلی میں القاعدہ تنظیم کے ارکان کے شبہ میں کچھ عرصہ گرفتار رہنے والے 28 پاکستانیوں کی زندگیاں برباد ہو گئی ہیں۔ وہ اب معمول کی زندگی نہیں گزار سکیں گے۔ متاثرین نے بتایا کہ ان کے پاس نہ کھانے کو پیسے ہیں نہ وہ کرایہ مکان ادا کرنے کے قابل ہیں۔ اٹلی میں پاکستانی سفیر نے بی بی سی کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ القاعدہ سے تعلق کا الزام بے بنیاد تھا۔

18 لاکھ ٹن عراقی تیل عراق کا 18 لاکھ ٹن تیل ترکی کی بندرگاہ پر پڑا ہے کوئی خریدار نہیں۔ بغداد حکومت کے خاتمے کے بعد تیل کی ملکیت متنازعہ ہے ترکی نے تیل کی فروخت کیلئے امریکہ اور اقوام متحدہ سے مدد کی درخواست کی ہے۔

بدی کا محور ملک امریکہ نے شام کو ''بدی کے محور'' ممالک کی فہرست میں شامل کر لیا ہے۔ عراق کے زوال کا سب سے زیادہ نقصان شام کو ہوگا۔ عراقی بحران سے شام کو 2۔ارب ڈالرز سالانہ خسارہ ہوگا۔ امریکی حکومت چونکہ شام کیلئے کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتی اس لئے اقتصادی بدحالی میں اضافہ ہونے والا ہے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	17۔اپریل	زوال آفتاب	12-08
جمعرات	17۔اپریل	غروب آفتاب	6-42
جمعہ	18۔اپریل	طلوع فجر	4-08
جمعہ	18۔اپریل	طلوع آفتاب	5-35

اپوزیشن پارلیمنٹ کو یرغمال نہ بنائے وزیر اعظم میر ظفراللہ جمالی نے کہا ہے حزب اختلاف پارلیمنٹ کو یرغمال نہ بنائے اور پارلیمنٹ کے تقدس کیلئے حکومت کا ہاتھ بٹائے تاکہ موجودہ جمہوری سیٹ اپ چلتا رہے اور ملک ترقی وخوشحالی کے راستے پر گامزن ہو۔ اپوزیشن کے ساتھ لیگل فریم ورک آرڈر پر ڈائیلاگ چل رہے ہیں۔ تمام پارلیمنٹیرینز کی ذمہ داری ہے کہ وہ سسٹم کو چلانے میں اپنی ذمہ داری پوری کریں۔

پاکستان کسی بھی حد تک جاسکتا ہے وزیر اعظم میر ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ کشمیر سمیت تمام متنازعہ امور حل کرنے کے لئے بامقصد مذاکرات کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اگر بھارت مذاکرات کرنے کا خواہاں نہیں تو ہم اپنے گھر خوش ہیں اور وہ اپنے گھر۔ انہوں نے بھارتی ٹی وی سٹار نیوز کو ایک انٹرویو میں کہا کہ اگر بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو پھر پاکستان کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔ اور اپنے دفاع کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

پٹرول' ڈیزل اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں کمی پٹرولیم مصنوعات کی قیمت میں 7.29 فیصد سے 13.2 فیصد تک کمی کا اعلان کیا گیا ہے۔ تیل کمپنیوں کے ایڈوائزری بورڈ نے اجلاس کے بعد فیصلوں کا اعلان کیا جس کے تحت سپر پٹرول کی قیمت میں 2.69 روپے فی لیٹر کمی کی گئی ہے جس کے بعد سپر پٹرول کی نئی قیمت 30.58 روپے' ایچ او بی سی میں 7.29 فیصد کی شرح سے 2.72 روپے فی لیٹر کمی کر کے نئی قیمت 34.60 روپے مقرر کی گئی ہے۔ اسی طرح پبلک ٹرانسپورٹ میں استعمال ہونے والی ہائی سپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 13.20 فیصد کی شرح سے 3.25 روپے فی لیٹر کمی کر کے نئی قیمت 21.28 روپے فی لیٹر جبکہ لائٹ ڈیزل میں 10.46 فیصد کی شرح سے 1.95 روپے فی لیٹر کمی کر کے نئی قیمت 16.69 روپے فی لیٹر اور مٹی کے تیل کی قیمت میں 9.69 فیصد کی شرح سے 2.04 روپے کمی کر کے نئی قیمت 19.02 روپے فی لیٹر مقرر کی ہے۔

قومی اسمبلی میں ہنگامہ قومی اسمبلی کا اجلاس لیگل فریم ورک آرڈر پر حزب اختلاف کی ہنگامہ آرائی کی نذر ہوگیا۔ متحدہ حزب اختلاف نے "نو ایل ایف او نو" "گو مشرف گو" کے نعرے لگا کر اور ڈیسک بجا کر سپیکر کو قومی اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی چلانے نہیں دی۔ ایوان مچھلی منڈی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ حزب اختلاف کے ارکان سپیکر کے ڈائس کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ اور سپیکر کا گھیراؤ کر لیا۔ سپیکر نے حزب اختلاف کی ہنگامہ آرائی کے باعث اجلاس جمعہ تک ملتوی کر دیا۔

اب پاکستان کو سیاسی ومعاشی اعتبار سے مضبوط بنائیں گے صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ اگلے پانچ برسوں میں پاکستان ایک مستحکم ملک بن کر ابھرے گا۔ پاکستان ایک مضبوط دفاعی قوت بن چکا ہے اور اب سیاسی ومعاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہو چکا ہے۔ انہوں نے فارمیشن کمانڈروں کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔

گندم خریداری کے 276 مراکز قائم وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے گندم کی خریداری کے سلسلہ میں اپنی نئی پالیسی کے ذریعے کاشتکاروں کے لئے ان کی محنت کا ثمر یقینی بنادیا ہے۔ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس پالیسی کے تحت کاشتکاروں سے ان کی گندم کے ایک ایک دانے کو پوری قیمت ادا کر کے خرید لیا جائے گا۔ باردانہ کاشتکاروں کے علاوہ کسی کو نہ دیا جائے۔ خریداری کا عمل شفاف رکھنے کیلئے وزیر خوراک ہفتہ وار اجلاس کریں۔ وزیر اعلیٰ نے صوبہ بھر میں گندم کی خریداری کے 276 مراکز قائم کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ ہر خریداری مرکز پر نگران کمیٹی بنے گی۔ وزراء اور مشیر کاشتکاروں کو 300 روپے فی من ادائیگی کو یقینی بنائیں گے۔

سیاست دان ہٹ دھرمی چھوڑ دیں مسلم لیگ (ق) کے صدر اور مرکزی پارلیمانی لیڈر چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ جمہوریت کی جڑیں مضبوط کرنی ہیں تو سیاستدانوں کو ہٹ دھرمی کی سیاست چھوڑنی ہوگی اور اپنے رویے میں لچک پیدا کر کے مفاہمت کی سیاست اپنانا ہوگی۔ ہماری کوشش ہے کہ ایل ایف او سمیت تمام مسائل کا حل کر لیں۔

گول میز کانفرنس بلانے کا فیصلہ اپوزیشن نے ایل ایف او سمیت دیگر قومی امور پر مشترکہ لائحہ عمل مرتب کرنے کیلئے سیاسی جماعتوں کو گول میز کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سیاسی حکومت نے واپڈا کو تباہ کیا صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ واپڈا کو فوج نہ سنبھالتی تو آج یہ ادارہ نجی شعبے کے بجلی گھروں کو ادائیگی کے قابل نہ ہوتا۔

سری لنکا میں ہونے والی ایک روزہ کرکٹ سیریز کا شیڈیول

10 مئی سے سری لنکا میں تھری نیشن کرکٹ ٹورنامنٹ شروع ہو رہا ہے جس میں میزبان ملک کے علاوہ پاکستان اور نیوزی لینڈ کی ٹیمیں شریک ہونگیں۔ اس کا شیڈول حسب ذیل ہے۔

تاریخ	میچ
10 مئی	پاکستان vs سری لنکا
11 مئی	پاکستان vs نیوزی لینڈ
13 مئی	سری لنکا vs نیوزی لینڈ
17 مئی	پاکستان vs سری لنکا
18 مئی	سری لنکا vs نیوزی لینڈ
19 مئی	پاکستان vs نیوزی لینڈ
23 مئی	فائنل

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29